ادارہ

افکار و تاثرات ــــــــــــــ قارئین بنام مدیر

از حضرت مولانا مفتی فضیل الرحمٰن ہلال عثمانی ‘ انڈیا

جناب طلعت محمود ‘ راولپنڈی

مولانا عبدالقادر حقانی ۔ مولانا اکبر رحمان ‘

سفرنامہ حرمین شریفین اور قارئین کے احساسات:

۲۳ ؍ رمضان المبارک ۱۴۲۹ھ بمطابق ۲۴ ؍ ستمبر ۲۰۰۸ء

گرامی مرتبت حضرت مولانا سمیع الحق صاحب دامت برکاتہم ۔

لسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ‘ امید ہے کہ مزاج گرامی بعافیت ہوں گے۔ جناب کے مدرسے کا ترجمان ماہنامہ ’’الحق‘‘ دارالسلام میں آتا ہے اور میں اس کا مطالعہ کرتا ہوں۔ آنجناب کے ۴۵ سال قبل سفر حج پر لکھی گئی ڈائری پڑھ کر ماضی کی یادیں تازہ ہوگئیں۔ میرا قیام چند سال مدینہ طیبہ میں رہا ہے‘ میں نے مولانا شیر محمد صاحب سندھی علیہ الرحمہ کی زیارت کی ہے‘ مدرسہ شریعہ کے دارالاقامہ میں‘ جس کے ایک کمرے میں حضرت مولانا رہتے تھے‘ وہیں مولانا انعام کریم صاحب کا بھی قیام تھا‘ یہ ۱۹۶۲ء ‘ ۱۹۶۳ء کی بات ہے۔ حضرت مولانا بدر عالم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں اکثر حاضری رہتی تھی۔ اصل میں حضرت مولانا بدر عالم صاحبؒ کے بیعت وارشاد کا تعلق میرے دادا حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمٰن صاحب عثمانیؒ مفتی اول دارالعلوم دیوبند سے تھا۔ ان کی وفات کے بعد دادا صاحب کے خلیفہ حضرت قاری اسحٰق صاحب میرٹھیؒ سے تعلق قائم ہوا اور انہیں سے خلافت بھی حاصل ہوئی۔ میرے والد مرحوم قاری جلیل الرحمٰن صاحبؒ بھی حضرت قاری صاحبؒ سے ہی بیعت ہوئے اور انہیں سے خلافت ان کو بھی ملی۔

میرے والد صاحب کے بڑے بھائی حضرت مولانا مفتی عتیق الرحمٰن صاحبؒ اور حضرت مولانا بدر عالم صاحبؒ دونوں ہم سبق تھے اور علامہ انور شاہ صاحب کشمیریؒ کے خصوصی شاگرد تھے۔ ان تمام نسبتوں کی وجہ سے حضرت مولانا بدر عالم صاحب خصوصی شفقت فرماتے تھے۔

غرض آپ کی اس ڈائری نے ماضی کے سارے ورق الٹ کر دل کے تاروں کو چھیڑ دیا۔ آپ کا مضمون بار بار پڑھتا ہوں اور آنسو ہیں کہ گزرتے لمحات کو خراج عقیدت پیش کرتے رہتے ہیں۔ نگاہیں ڈھونڈتی ہیں‘ مدینہ طیبہ کے ان پرانے محلوں‘ وہاں کی گلیوں اور عمارتوں کو‘ اب بھی حاضری ہوتی ہے‘ مگر بہت کچھ بدل چکا ہے۔ مولانا سید محمود صاحب کے دولت کدے پر اکثر حاضری ہوتی تھی اور کبھی کبھی مولانا بدر عالم صاحبؒ کے یہاں ان سے شرف نیاز